

# مجلس مرکزیہ حزب الاصار بھیر (مغربی پاکستان) کا تحریک

ماہنامہ



## مجلس مرکزیہ

حزب الاصار کی رائیسوں عظیم الشان سالانہ تبلیغی

### \* کانفرنس \*

قارئین شمن الاسلام کو اس مژہ جانفزا سے خورستند کیا جاتا ہے کہ حزب الاصار کی رائیسوں سالانہ تبلیغی کانفرنس ۹۔۸۔۷ مارچ ۱۹۵۲ء مطابق ۱۴۱۱-۱۲-۱۱-۱۰ جمادی الثاني ۱۳۲۱ھ موافق ۲۷-۲۶-۲۵ مارچ ۲۰۰۸ء میں منعقد ہوگی۔  
بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو الشادا اللہ العزیز جامع مسجد بھیرہ میں منعقد ہوگی۔  
جسمیں شاخ عظام کے علاوہ پا گھٹان کے بھرپور خطیب و مقررین تشریف  
لائیں گے۔ نظر جہ بالا تاریخوں کو نوٹ فرمالیں خود بھی شامل ہوں اور  
اپنے دوستوں کو جلسہ کی تاریخوں سے آگاہ گریں۔

غلام حسین نظم مجامن استقبالیہ حزب الاصار بھیر (پاکستان)

بیکاری میتھ بھرت نالیجھ ہو کام حنبل کوی ذر اللہ امیر قدیح

تحت لذ آئے

مولانا الحجاج فخار احمد ضابجوی امیر حزب الاصار بھیر

ذریں سلاہ  
عطا ہے۔  
معاذین ہے۔  
طلبہ ہے۔

مدیر مسول  
غلام حسین

۷۸۶

ہر اگلی گیارہ تاریخ کو پابندی  
وقت سے شائع ہوتا ہے۔

# شمس اللہ عالم (بھیرہ)

مہنگا

جلد ۲۳ | جمادی الثانی ۱۴۷۱ھ مطابق ماہ مارچ ۱۹۵۲ء شمارہ ۳

## فہرست صفحہ

۳	بزم الفصار
۵	شدادات
۹	قاملان حسین

ترسیل فہرست و کتابت کا پتہ :  
میرزا علی عالم پٹا، فرشتہ شمس اللہ عالم بھیرہ (پاکستان)



ہندوستان والے اپنا چندہ  
عاجی خصلتی عبدالجید صاحب جان کمیشن  
ایجنسی اے نواب مسجد سڑیٹ بمبئی  
(ہندوستان) کو بذریعہ منی آڈر روانہ کریں۔

## بدل اشتراک ★ ★

نوجوں کے لئے ۲۰ کے مکمل ارسال کریں	سالانہ عوام سے	معاونین سے	طلبہ سے
سالانہ عوام سے	سے،	”	”
”	معاونین سے	”	”
”	”	”	”

## سرخ نشان

دائرہ میں سرخ نشان سالانہ چندہ ختم ہونیکی علامتی۔ آئندہ ماہ کا سال  
بذریعہ دی۔ پی اوسال ہو گا جس کے نامداں اخراجات کے بیچے کے لئے بہتر صورت ہے  
کہ آپ اپنا چندہ بذریعہ منی آڈر بھیجیں۔ غریباری منتظر ہو تو اطلاع دیں۔  
خداواری۔ پی واپس فرما کر ایک سالانی ادائی کو ناقص نقصان نہ پہنچائیں۔  
خط و کتابت کریں وقت خریداری نہ کر کا جوالہ ضرور دیں۔

خلام حسین منیجہر

# بڑم انصار و کوائف کا کردگی حزب الـ نصار

حزب الـ نصار کا با یئسوان سالانہ تبلیغی

## جـلـدـكـ

آئندہ جمعہ بتاریخ ۷، ۸، ۹ مارچ ۱۹۵۲ مطابق  
۱۰، ۱۱، ۱۲ ربماہی الثاني شوالیہ موافق ۲۴، ۲۵، ۲۶ ربیعی  
سمت کو انشاء اللہ العزیز منعقد ہو گا۔

قارئین شمسِ الاسلام سے درخواست ہے، کہ اس اسلامی جماعت  
میں خود بھی شامل ہوں اور دیگر مسلمانوں کو ہمراہ لاکر تواہی صل  
کریں اور اسلامی شان و شوکت کو بڑھائیں۔

نیز حزب مستور سابق بیرونی مہمنوں کے لئے  
حزب الانصار کی طرف سے قیام و طعام کا انتظام

بلا مع اوضہ ہو گا ۔

(ناٹھے جلسہ سالانہ)

# لذت سارا

## (الاسلام)

اس حساب سے ۱۹۵۴ لاکھ روپیہ کی رقم نئے میزانیہ میں مخصوص کی گئی ہے۔

غیر سرکاری سکولوں کی مصالح کے ساتھ میں بھی حکومت ہر قسم کی سوتین بھروسے چائی لے سکو تو نجی عمارتوں کی حرمت اور سامان کا نصف فوج حکومت برداشت کر گئی اور حصہ غیر سرکاری ادارے پلے یہ تمام خرچ غیر سرکاری ادارے کو نہ گرتے تھے۔ توقع ہو کہ حکومت کے منصوبہ بندیوں کی اکشاف کیا۔ چنانچہ اس مسئلہ میں نہیں تفصیل اس تعاون کی وجہ سے ان سکولوں کی حالت بڑی مدد تک سدھ جائی گی۔

موجودہ باتی سکولوں کے متعلق ہر جگہ سو یہ شکایت اُرسی ہو کہ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ میں موجودہ عمارتوں قطعی کافی ہیں اس شکایت کو رفع کرنے کیلئے ۱۹۵۱ء کی سیمیں میں کم از کم تھیں

ایسے باتی سکولوں کی عمارتوں میں سچے زندگی انتظام کیا گیا۔ اُن میں تین ڈگونمنٹ اور لوکل بادیز کے سکول ہونگے۔ اور بین پرائیویٹ

یعنی غیر سرکاری سکول ہونگے۔ غیر سرکاری مدارس کو بھی شاہ کریا گیا ہے۔

کیونکہ یہ مدارس بھی چارچوہ کی وجہ سے مزید اخراج برداشت کریں گے

فاسد ہیں۔ چنانچہ حکومت ۱۹۵۴ لاکھ روپیہ سرکاری مدارس اور

چھ لاکھ روپیہ غیر سرکاری مدارس کے لئے مرف کریکا گرام کر لیا گے۔

عمارتوں کے علاوہ اکثر باتی سکولوں میں ضروری تعلیمی سامان

کی بھی سخت قلت ہو گئی ہے۔ ایک در وقت یہ محسوس کی گئی ہے

کہ سائنس کے ضروری سامان کی بھی کمی ہے۔ چنانچہ اس غرض کیلئے

۱۹۵۱ء میں باتی سکولوں کے لئے چھ لاکھ اور میل سکولوں

کیلئے آٹھ لاکھ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے۔ تاکہ سائنس کی تعلیم

کے لئے ضروری سامان خریدا جائے۔

میل سکولوں کی تعداد کے ساتھ میں تجویز ہو کہ ہر سال

پچاس نئے میل سکولوں کو جائیں۔ فی سکول پچاس

پنجاب کی تعلیمی حالت اور حکومت کے عزم

از فرودی راہداری کی خبر ہے کہ آج شام ریلوے پاکستان سر تقریب کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر تعلیم سردار عبدالحید دستی نے علم کی اہمیت پر زور دیا۔ حواس سے تعاون کی اپیل کی۔ اور اپنے آئندہ وزارت کے ساتھ صوبہ میں تعلیم کی موجودہ حالت پتھروہ کی اور امداد و شاد پیش کی۔

پشاپوری دیر تعلیم نے بتایا ہے:

آسوخت ہار پاس سات ہزار کے قریب پرائمری

سکول ہیں۔ جن میں پانچ لاکھ روپے کے زیر تعلیم ہیں۔ اور ہمیں ۲۲

ہزار نئے ابتدائی سکول باری کرنا پڑیں گے۔ یہ ایک بہت بڑی رقم ہے۔

ان سکولوں کی علاوہ، سامان اور استاد و نجی تعلیم کے لئے بیمار پوچہ

درکار ہے۔ تاہم حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ہر سال ۱۰۰ نئے سکول

کھوئے جائیں۔ اٹھ سو سکول اڑاکوں کے لئے اور ہار سو لاکھوں

اس سیم پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ ہر نئے پرائمری سکول کے اجلاء پر پانچ

ہزار روپیہ کے لگ بھگ فوج پہنچتا ہے۔ اس منصوبے سال روپاں حصہ

کی تکمیل کیلئے حکومت ۱۹۵۴ لاکھ کی رقم مخصوص کی ہے۔

اسوخت صوبیں ۲۳ ہائی سکول کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے ۲۸ راکوں کے ہیں۔ اور ۱۴ لاکھیوں کے لئے۔ ان میں کچھ

ڈگونمنٹ خود چلا رہی ہے۔ کچھ لوکل بادیز کے زیر انتظام ہیں۔ اور کچھ پرائیویٹ سکول ہیں جنہیں حکومت ملی امداد دیتی ہے۔ حکومت کی تجویز ہے کہ ہر سال رہاں میں ۳۰ نئے باتی سکول کھو جائیں۔

ایک نیا باتی سکول کھولنے پر اندازا چار لاکھ روپیہ صرف ہوتا ہے۔

جنوں سے ابتدائی کام شروع کر دیا ہو۔ اسپر مانچ للاکھ روپیہ صرف ہو گا۔ اسی طرح ایک دن کافی عورتوں کی جسمانی تعلیم دینے کیلئے کھوا جائے گا۔

غیر مالک میں اعلیٰ تعلیم کے حصوں میں مزید وسیع اور اضافہ کیلئے پانچ لاکھ روپے محفوظ رکھتے ہیں۔ حکومت محسوس کیا۔ کہ لاہور کے زنانہ کا الجھوں کی طالبات کیلئے خاطر خواہ اقامت کا ہونگی سخت قلت ہو۔ اسلئے سال روائی میں تین لاکھ روپے کے فرچ سو ایک زنانہ وسیع اقامت گاہ تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

نشی یونیورسٹی۔ اعلیٰ تعلیم کو مزید فروغ دینے کے سلسلے میں ایک اور یونیورسٹی کے قیام کی تجویز ہو جسکی نوجیت اقسامی ہو گی اس مجوزہ یونیورسٹی کیلئے ابھی کسی مقام کا انتخاب نہیں کیا گی۔ غالباً آئے ہوں کے خیال سو شیکھ لارڈ افلنڈز کے گرد و نواح میں کسی جگہ اسکی بنیاد رکھی جائیگی۔ اس عمارت پر ۵۹ لاکھ روپیہ فرچ ہو گا۔ اوس کا سالانہ خرچ ایک لاکھ میں ہے۔

ہزار روپیہ ہو گا۔ یہ سیم چھ سال میں کمل ہو گی۔ فنون لطیفہ کی حوصلہ افزائی میں چھ سال سیکم میں فنون لطیفہ کی حوصلہ افزائی کا ہتمام ہی کیا گیا ہو۔ مخصوصیں کیا رہ گیلہ کی تعریفے علاوہ ہر قلم میں یقیناً قائم مرکز قائم ریکی تجویز ہو۔ ہرگز کی عمارت پر پانچ لاکھ روپیہ صرف ہو گا۔ اور ۵۳ ہزار روپیہ سالانہ کے اتعاب کیلئے دو کارہ ہو گا۔ اسکے علاوہ چھ پانچ لاہوری یا قائم گنجائی ہیں۔ لاہور جماعت کے ہر بیڑھ ایک اور عجائب گھر کسی اور شرمن کھوا جائیگا۔ سائنس طالبات کیلئے لاہور میں اتنے ایک عجائب گھر کو سونہ کی تجویز بھی ہے۔

اسکے بعد ورثی تعلیم کی تعلیم بانغان کی اہمیت کا ذکر کیا ہے۔ اسکی طرف تغیت دی گئی اور بعض وسری تجویز نکو پیش کیا ہے۔

اس کام تفصیل پیش کرنے سے مقصد یہ ہو کہ قارئین کام اپنے پڑھ کر افادہ کیا جائے کہ موثر پنجاب میں تعلیمی حالت کیا ہو۔ اور حکومت ایجاد کیلئے

ہزار روپے فرچ کا تجیہ نہ کیا گی ہو۔ اسوقت صوبے میں ملک سکول کی تعداد ۷۹ ہے۔ ان میں سے ۵۵ لاکھوں کے لئے ہیں۔ اور ۲۴ لاکھوں کے لئے۔ جو چھاپنے ملک سکول کوئے

جا چکے اپر پچھیں لاکھ روپیہ صرف ہو گا۔ اتنی تعداد میں نہیں مدارس کوئے کیلئے فقط سامان اور عمارتوں سے ہی کی ضرورت نہیں بلکہ فرچ پوچھتے تو اصل ضرورت ان سکولوں کیلئے مستند استادون کا دیتا کرنا ہے۔ ہمارے صوبے میں موجودہ نارمل سکولوں کی تعداد ہماری بڑھتی ہوئی ضرورت کے مقابلہ میں نکلنے کا فی تھی۔ بالخصوص جبکہ نئے تعلیمی منصوبوں کو عملی جامہ پہننا ہے۔ اسے اس شعبے میں مزید امنا فریکا جائیگا۔ فوری طور پر وسیع پیلانے پڑوئے نارمل سکول کوئے کی تجویز ہے۔ ان سکولوں کے تعمیری ضروریات پر ملک للاکھ روپیہ صرف ہو گا۔

اسی طرح ہاتھی سکولوں کے لئے بھی مزید استاد و فتحی ضرورت کو پوکرنے کیلئے سترل ٹریننگ کالج کی تربیع کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس تو سیع کیلئے دو لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔

اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں دونوں ذکری کالج کوئے کی تجویز ہے۔ دوسری جانب مکونے جب ملکیکل تعلیم کا جائزہ لیا۔ تو تعلیم کا یہ پہلو بالکل دھندا۔ بلکہ قریب قریب تاریک کھاتی دیا ہے۔ حکومتی اسے محسوس کرنے ہوئے اسکی ترقی کیلئے فوراً قدم اٹھایا۔ چنانچہ سبھی میں تین ملکیکل اور تین کرشل نئے سکول بجارتی کرنا کیا منصوبہ تیار کیا۔ جن پر چھاس للاکھ آئیں ہزار روپیہ خرچ ہو گا۔ جسکی تکمیل چھ سال تے اندر کی جائیگی۔ ایک ملکیکل سکول جو فوزاً جھے للاکھ کی لگتے ہے جلدی کیا جارتا ہے۔ عورتوں کیلئے ایک کالج یعنی علم

نانہ داری سکھائیکا ادارہ کوئے کی تجویز ہے۔ چنانچہ اس امر کیلئے دو ہر خواتین کی خدمات حاصل بھی کر لی گئی ہیں۔

نہ طلبہ کے تلوپ میں من ستاد کی وقعت ہوتی ہو اور نہ اس مضمون کی۔ اور دینیات کا گھنٹہ مخفف قریح کا گھنٹہ ہوتا ہے۔

دری قیام نے بڑی تفصیل کیا تھی کہ تو بادیا کار لکھوں و پیچے نئے سکو لوں کے اجراء اور انکی عمارتوں اور سالانوں پر خرچ کیا جائیگا۔

لیکن پاک پنجاب کے اس پاکیزہ خطیں قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم و تدریس اور فقہ و اصول اور دوسرے

علوم عربی کے پڑھنے پڑھانے کیتے کسی ایک مدھستے ابواب کی ٹھیکشی کیا لکھوں کے اس بحث میں دفعی ہے کیا قرآن و حدیث پڑھنا پڑھانا

علم کی اشاعت و ترویج میں انھیں ہے کیا پنجاب کے مسلمان بچے اس باشک محتاج نہیں کہ انہیں خدا رسول کے احکام اور ان احکام کے مہل

آغاز سے واقف کیا جائے تاکہ وہ واقعی مومنانہ زندگی پر کرنی کا طریقہ سیکھیں، خود بھی اسلامی اخلاق سو آلات استہ ہوں اور قوم کو بھی اخلاق حسن

اواعمال صالحی کی ترغیب یا کریں ۹ خدا شہر ہے کہ ہم جب کبھی اس پہ

سے خور کرتے ہیں اور اپنے ارباب خیبار و انتشار حضرات کی بے نوجی

اور اسلام اور اسلامی تعلیمات کی سانتہ بالکل سوتیلی میں بھی بترا سلوک کا مشاہدہ کرتے ہیں تو وہ خون ہو جاتا ہے۔ پھر تو ہم مگریز و نکوا در

انگریزی نظام کو کوئی تقدیر کر دیں کوئی دو رکھنا چاہتے ہیں۔ اور مر ایسی تعلیم ہیں دیتے ہیں جس سے ہمارا بچوں کی روحانی موت ہو۔ اور

وہ حفلہ وہ پرست بخانیں۔ گرگبکیں کی شکایت کیں اور کسے کریں۔

اس ملک میں کچھ فٹے پھوٹے مددو اُن اُنڈو اُنڈو کے طور پر چل ہو ہیں جنہوں نے مشکلاتِ معانع کے باوجود اُنکہ قرآن و حدیث کو اور ان کی

تعلیمات کو سنبھال کھا ہے۔ اگرچہ اب قوم کے "جودہ" کی وجہ سے دن بھی ائمہ کی تعلیمات کو تبریز ہے۔

تعداد میں سطوف متوجہ ہوں۔ اور نہ زیادہ اخراج اور اشتکار کے جائے رہیں۔ لیکن پھر جی تیز و قند ہواؤں میں وہ جگہ پر جگدا پا چل رہا رہن کے ہو ہے ہیں۔ خدا کے کیہا چڑا غیر دیریک روشن رہیں۔

یہ تو شروع ہی تفصیلی بیان پر مکار اس پل کے لحاظ سے دکھدا

لے کن عنان کا اظہار کیا ہے۔ اور بال مان کے بجٹ میں قیامی سلام میں کس قدر افواجا کیلئے لکن قم مخصوص کر دیتے۔ اگرچہ کو لوں اور کا بجٹ کے موجودہ

نصابیں اسلام و اسلامی تعلیم کو ہمیں کلی احتلاف ہے۔ نہ اسے ایک مسلمان قوم کے نقا پور ہو ہیں اور نہ وہ ایک لاد قوم کے معیا کر مطابق ہو یہیں محفوظ میں

حیثیت کو ان مکار کے ذریعہ ہماری قوم کے بیچ کچھ تباہی کہی جائے ہے میں سے ہم بھی چاہتے ہیں کہ خدا کو پر اتری، مثل اور ہائی سکول اور بھی

بڑھ جائیں اور زیادہ سوزیا دے بنیے ان مستفید ہوں۔ ہم اس لحاظ سے کوئی تنقید و تبصرہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ کوئی تعلیم نہیں پر اتری

سکوں، مثل سکوں اور ہائی سکولونکے اجزاء کے عنم و منصوبہ بندی کا اعلان کیوں کیا۔ اور اس حصہ کیلئے لاکھوں کی رقم کی منظوري

کیوں بدی۔ خدا کے نصابیں اسلام و اسلامی تعلیم کی صلاح ہو جائے اور ہم گاہیں سے بھی زیادہ تعداد میں ہو جائیں۔ یقیناً ہم کے لئے ضرور

ان بھی بہت زیادہ سکولوں کی ہوں۔ ہم تو اس طویل بیان اور پہنچنے والی تعلیم کے سلسلہ مذہب اعلان کو پڑھ رکایا وہ حیثیت سرقطبی کو محسوس

کیا ہے۔ اور ایسا نہیں کہ اپنی قوم کے سامنے اسکا اظہار کے بغیر جو اس رنج و ختم کو سارے کیں۔ اور وہ یہ ہے کاگیز سمجھے بیٹھے ہیں کہ یہ ملکت پاکستان دین اسلام کے نام پر اراد قرآن مجید اور احادیث کا واسطہ دیکھ رکھنا تعلیما کی ترویج

و اشاعت کے وعدے کے حاصل کیا ہے اور نہایاں سب سے اہم اور مقدم کام یہ ہے کہ یہ اسلام افغانستان اور اسلام کی مطابق ہو اور مخصوصاً

نقاطم تعلیم کو تمزید ایتمام و توجہ کیسا کہ اسلامی اصول تعلیم و تدریس کے مطابق بنایا جا۔ گلزار ہر کو اب تک اس سلام میں نہایادی قدم ایک بھی

نہیں اٹھایا گیا ہے۔ سکولوں میں اب تک "دینیات" کو بہت سی محدود پیمانہ پر ایک خمیہ کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ اور ہر دو سکریغیوں کے

تو فن کے نامہ کی تلاش رہتی ہے۔ اور کوشش ہوتی ہے کہ اسے اپنے

اپنے شخص کو ہر مناسبتاً ہر وہ پر حاصل کر کے اُنے استاد رکھا جائے۔

لیکن دینیات کیلئے کوئی علمی معیار نہیں اور دینیات کے مدرس کی پوریش سب سے زیادہ معمولی کھی گئی ہے۔ جس کا یہ لازمی اثر ہے۔ کہ

النماذہ پر تاہیر کا آپ اسکا احسان شے کراس ملکت میں تعیینی ثقافتی لحاظ سے کیا تبیدیاں ہوئی چاہیں۔ چنانچہ آپ نے اظہار افسوس کیا کہ عوام کی خواہش کے باوجود ادبی نکل بعض جمیں بگزی بیچ رہے ہیں اب یہ مکمل آزاد ہو چکا ہے۔ انگریز دست ہوئی میاں چاہکا ہے۔ لذ کوئی وجہیں کہ اب بھی انگریزی کو اور حصہ بچھونا بنا یا جائے۔ یہ کسی موادی، ملا کا تبصرہ نہیں بلکہ ایک انگریزی دان ذمہ وار وزیر کے کلمات تنقید ہیں۔ اسلئے ان لوگوں کو جو بالکل بالا متراد دوڑے موقع گو یا محض ان پنی انگریزی کے مظاہرہ کے انگریزی میں انتقال کئے رہتے ہیں اس میاں کو خود سریٹھنا چاہئے اور چھپئے کہ وہ اب پڑا طرز و لذ کو بدکرنے تھا جو کوئی مطابق اپنی قومی زبان ادا و اور نہیں بھی زبان عربی کی ترویج و اشاعت شروع کریں۔

سردار عبدالرشت نے مسلمانی مالک کے انتدار پر بت زدیداً اور بسط و تفصیل کیسا تھا اس کو کہا اور انشتہ افراطی مضر تاریخی حالی کو روشنی میں کر دیتے۔

اوپر فرمایا۔ «سداؤں کے اتحاد کیلئے عربی زبان بھکھنا بجد ضرور سمجھی ہری ضر مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی اور ادبی زبان ہیں بلکہ اسے مسلمانوں سیاسی زبان ہونیکا بھی شرف مصال ہے۔ پاکستان میں عربی کو سوجہ بھی ہمیت حاصل ہو کر پاکستان جنس مسلمانی نظام حیات کے بوجیا تم ہو ہا۔ او جسکی ترویج و ترقی کا وہ دھوپیا رہا اسکا سارا دھا نچھے عربی میں۔ اپنے کارادوز زبان عربی میں باندھتے

فیض ہم طلاع اے سکتی ہے۔» سردار صاحبے عربی کی اہمیت ہر حیثیتے واضح توکری لیکن ان پر تقدار کا کوئی سطر بھی متوجہ کرنی کی ضرور نہ ہے۔

کہ وہ نظام تعلیم بھی تو اس طرز کا جاری کردیں جیسیں عربی زبان واقعی اہمیت دی کی ہو۔ مگر اب عربی سرکری پرمنیکانی کیجاں ہے جو اسکو لوں کا بونجی خی فضاؤں میں اے دیکھو ز تو افسوس ہے تاہے کہ مسلمانی نظام حیات کے بوجیا تم ہو یا پاکستان میں منہم مذہبی اور سیاسی زبان اسقدار اعتمانی کیوں ہے۔ اور

جو کچھ ایک اختیاری غصوں کے طور پر جملی ائمہ سکولوں و دکالوں میں عربی پڑھائی جاتی ہو وہ ہر چاگی تینا اس معیار پر منبع سردار انشتہ صاحب کو مطلوب ہے۔ طلبہ اسکے ذریعہ بول جال کی عربی سیکھ سکتے ہیں اور نہ لکھنے کی اور نہ اسکے ذریعہ قرآن صدیت اور فتوح کو سمجھا جاسکتا ہو جو کہ "اسلامی نظام حیات کا دعا نپی" ہے۔

اور دل مناڑھا۔ لیکن آؤ میں جب یہ "اسلامی کارنامہ" بھی پڑھا کہ "چھ سالہ سیکم میں فنون لطیفہ کی حوصلہ فراہمی کا اتمام بھی کیا گیا ہے" صوبے میں ایک رکٹ گلزاری کی تغیری کے علاوہ ہر ضلع میں ایک ثقافتی مرکز قائم کر دیکھی تجویز ہے۔ ہر مرکز کی عمارت پر پانچ لاکھ روپیہ صرف ہو گا۔ اور ۲۵ ہزار دوپیہ سالانہ اسکے اخوات کیلئے درکار ہو گا۔ تو ختم والم کے ساتھ حیرانی بھی ہوئی کہ یہ یا یا جو کیا ہے۔ جس لک میں آپکی کتاب اور آپ کے رسول ارشادات اور امور میں کے اجتماعی اتفاقیہ کی تعلیم و تدریس کے لئے خزانہ میں ایک پیسہ نہیں۔ حالانکہ آپکی حاکیت اسلامی ازتکی دندگی کی تشكیل قرآن حدیث کیم طبلہ فراہمی کی ایشیں افراد بھی کریا گیا ہے۔ اسی لک میں فنون لطیفہ کی حوصلہ فراہمی کا اہتمام کیا جانا ہے۔ اور ہر ضلع میں ۵ لاکھ کی عمارت بنائی ہوئی پنجاب کے ۱۴ ضلعوں میں اسی لکھ رہیں فنون لطیفہ کیلئے ثقافتی مرکز و کمی تغیری پر فوج کیا جاگا۔ اور ۲۵ ہزار فی مرکز کے حساب پر لاملا نفع پوتا رہیگا۔

فارمین کام ان فنون لطیفہ کی حقیقت کو تو جانتو ہو گے یعنی ترقیات اسلامی جو کو ماہی کیلئے اسلام آیا اور اخضارتیں اندھلی و سلم نے اسے اپنی بعثت کا مقصد قرار دیا۔ وہ اسی وجود و درجہ امتی میں فنون لطیفہ کیلئے ہیں۔ یعنی لگ، گانا، ناچنا، تصویر کشی، مجسم سازی خیزیرہ یوں تو یہ داستان ختم دیا جائی ہے اور دلکش بھی۔ اسلئے ہم محض توجہ دلائیں کیلئے ان چنشاہرات پر لکھنا کے اپنی قوم سو عرض کتے ہیں کہ کیا اسی ہیئت کو سیطح سلطان سہنے دیا جائیگا یا اسکے ازالہ کیلئے کسی تبدیلی خود کرنیکی ضرور بھی آپ محسوس کتے ہیں ۹

## عربی زبان کی اہمیت

سردار انشتہ ذریعہ صفت پاکستان اے ار فرمدی کو کاچی میں منعقدہ جمیعتہ العریتی کے اجلاس میں صدارتی فرانٹ ہر اخمام شیخ۔ ہمار کا بیٹھہ مرکزی میں سردار انشتہ علم و دست اور عربی فارسی بلوں سے اؤں اور حقیقت شناسی کے قریب ہیں۔ ائمہ اس موقع پر جو تقریر کی ہے اسے

## ایک اہم ضرورت

یہ واقعہ ہو کہ ہمارے حکم کے عام مسلمانوں کی جانب طور سے اپنے دین اسلام سے محبت و تعلق رکھا اور وہ عملی کمزوری کی باوجود دل سو یہ پاہنچوں کی وجہ سے مسلمان ہوں تھے اسلام کے ساتھ ملکہ سے ہے۔ اور ہم اپنے اوسیکے مسلمان ہوں اور ہمارا نظام ملکت بھی اسلام کے اصول و قوانین کیمیطابق ہو۔ لیکن کم ملٹی اور نادقیفیت کی وجہ سے یہ فرق نہیں کر سکتے کہ اسلام کیا ہے۔ اور کیا نہیں۔ اور اس لامعنی کی وجہ سے وہ اکثر غلط کاریوں اور غلط فحیلوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور بارہ غیر اسلام کو اسلام بھجھ کر وہ دوق دشوق کیا تھے قبول کرتے ہیں۔ اور وہ اپنی جگہ مطمئن ہوتے ہیں کہ ہم خدا اور رسول کو خوش کرتے ہیں۔ حالانکہ کام وہ ہوتا ہے جس سے اللہ در صول دنوں بیڑا رہتے ہیں۔ عوام کی اس نادقیفیت اور سادہ مزاجی سے فائدہ اٹھا کر جاہل پیروں اور چند تمہاری دلنشی پذیرات کا بازار گرم کیا۔ اور چند رسولت کو اسلام کا نام دیکر عام مسلمانوں کو ان میں بنا دیا کہ آج اسلام کے قلعی حکام تو لوگ بے کھلے ترک کر دیتے ہیں اور اسے اپنی اسلامیت میں کوئی کمی محسوس نہیں کرتے۔ لیکن ان بذیرات درستہ کو غیر اسلام ثابت کر کے ترک کا نیوں کی مصلح قوم کو وہ سب سے بڑھ کر دیں اسلام سمجھتے ہیں۔ ہمارے نام سے غیر اسلامی کاموں پر گاہی کا نیخواہ بلا خوف و خطر تمام قوم کو فلطاہہ پر لگائی ہیں۔ آسان دکار گرد بیران پیروں اب ہم اور بابا قندر مافقینہ بھی سیکھ لیتے ہیں۔ پہنچنے ہر ماہ نادخلاف اسلام کام کے ساتھ وہ پہنچے۔ اسلامی کا لفظ اضافہ کر دیتے ہیں اور پھر اس لفظ کی شعیت سے وہ اسلامی ہو جاتا ہے۔ اور ایک اسلامی کام ہونیکی چیزیت کو پھر وہ بلا خوف و خطر قوم میں راجح کیا جاتا ہے۔ بنک کے ساتھ اسلامی کا لفظ ٹاکر اسلامی بنک ہو گیا۔ قاب تمام سودی کار و بار جائز ہوا۔ کیونکہ اسلامی بنک کو دیکھو کام ہو گا وہ غیر اسلامی اور ناجائز ٹک ہو سکتا ہے۔ ایضاً لارڈی، جیمز، نلم، قنار بادی، نائش، مویسی، وضن و سرود، مصوروی، بت تلاشی دیگرہ بہت ایسے کام ہو دیتے ناجائز سمجھے جاتے تھے۔ اس طرح سبکے سب اسلامی ہو گئے ہیں۔ اور بارہ اسلامی آرٹ کے نام سے یہ سالے

کام نہ صرف یہ کہ ناجائز نہیں بلکہ انکو زندہ کرنا اور ابہار کی کوششیں لے گئے رہنا اسلامی روایات کو زندہ کرنا اور اسلام کی خدمت ہے۔ اور چونکہ عام لوگ علمی بصیرت تو نہیں جانتے کہ دین کی حقیقت کیا ہے۔ معروف و منکر کا معیار کیا ہے۔ خیر و شر کو کس طرح ممتاز کیا جاسکتا ہے۔ اور نیکی اور بدی یہیں کس طرح فرق کیا جاسکتا ہے۔ لسلے وہ یچھے اسلامی کا نام دیکھنے کے ساتھ ہی ملٹی ہوتے ہیں کہ جس کے ساتھ ہی ملٹی ہوتے ہیں۔ اور اسی ساتھ کی وجہ سے اسی کے ساتھ ہی ملٹی ہوتے ہیں۔ اور پھر کسی خوف و خطر کے بغیر وہ اہمیت و دلچسپی کے ساتھ ان محروم کا اذنکا بکار کرنے سہتے ہیں جس طرح ایک نادان بچہ جو صرف کسی کی تعریف و توصیف کی بنا پر چاہتا ہے کہ میں کھانا ہے کھاؤ۔ گرانے پتہ نہیں کہ کھانا کیسے ہوئی ہے۔ بہب اسے زہر کی ڈلی کھانا ہے کا نام لیکر دی جاتی ہے تو وہ کھا نہ ہے۔ ہی کی محبت میں بخوبی سے کڑے کھا جاتا ہے۔ یا جو بچہ کسی کے بیان کے مطابق مچھلی کرانے کا شوق رکھتا ہے یعنی مچھلی اس نے کبھی دلیعی نہیں اور اسکی حقیقت سے وافق نہیں تو گرانے سے سانپ بھی مچھلی کے نام سے دیا جائے تو بعد شوق و محبت اسے بھی مچھلی سمجھ کر نے لے گا۔ اور ظاہر ہر کو زہر کھائے کا انتہا کا انتہا کا نیخواہ بلا خوف اور باقاعدہ مافقینہ بھی سیکھ لیتے ہیں۔ پہنچنے ہر ماہ نادخلاف اسلام کام کے ساتھ وہ پہنچے۔ اسلامی کا لفظ اضافہ کر دیتے ہیں اور پھر اس لفظ کی شعیت رہاتے ہیں۔ اب اس کا علاج صرف یہ ہے کہ عام مسلمانوں کو مجمع اسلام، اسلامی احکام و قوانین اور اسلامی نظام سے پورا طور پر واقف و باخبر کیا جاتے۔ تاکہ وہ کسی معاملہ میں اور کسی موقع پر دھوکہ نہ کھا سکیں۔ یہ ایک اہم ضرورت ہے جس کی طرف پوری توجہ کر دینی چاہئے۔ خصوصاً علماء کرام اور علمی اداروں اور عام دیندار مسلمانوں کا یہ خصوصی فرضیہ ہے۔ کہ ایک عوامی بدو جنبہ اور ہر چیز دعوت و تملیع کے ساتھ اس کام کو شروع کریں۔